تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت فی پرچہ ۱ر

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل

ہفتہ میں دو بار

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی ☆ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۵۴ | مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۲۴ء یوم شنبہ | مطابق ۳ جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں

جناب مفتی محمد صادق صاحب صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری مقرر ہوئے۔ اور انھوں نے سکرٹری شپ کا چارج لے لیا ہے ☆

خان صاحب منشی فرزند علی صاحب جو آج کل رخصت پر ہیں۔ صیغہ انسداد ارتداد میں کام کرنے کے لئے آگرہ تشریف لے گئے ہیں ☆

آریہ سماج بٹالہ کے جلسہ پر مباحثہ کے لئے جناب حافظ روشن علی صاحب۔ جناب میر قاسم علی صاحب اور مہاشہ فضل حسین صاحب تشریف لے گئے تھے واپس آ گئے ہیں۔ مباحثہ دھرم بھکشو سے ہوا ☆

مناجات

نظم ذوالفقار علی خان صاحب گوہر۔ ناظر امور عامہ قادیان جو جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۲۳ء میں پڑھی گئی

پھلے پھولے الٰہی یہ جماعت بوستاں ہو کر
رہے زندہ زمانہ میں بہار بے خزاں ہو کر

رہے سر پر ہمارے سایۂ فضل عمر یا رب
بچاتا ہی رہے ہر شر سے ہم کو سائباں ہو کر

بچھاتا ہی رہے یہ خوان نعمتہائے روحانی
کرے یہ تربیت دنیا کی عالم میزباں ہو کر

بنے دربار اس کا مرجع شاہ و گدا یا رب
سلاطین و رعایا آئیں اسکے میہماں ہو کر

تری نصرت شریک حال ہو اس ابن فارس کی
ضیا بخش جہاں ہو نور حق کا شمعداں ہو کر

خدا کا فضل اے فضل عمر تیری خلافت ہو
مرادیں تیری پوری ہوں رہے تو کامراں ہو کر

مصائب دور ہوں دنیا کے تیری عقد ہمت سے
نجات عالم کو دلوائے امیر کارواں ہو کر

بچائے سرقہ شیطاں سے تو ایمان کی دو[lt]
محافظ دین کا ہو کر جہاں کا پاسباں ہو کر

عدوان محمد چیز ہی کیا ہیں کہ خائف ہو
یہ فرزند جری اللہ خدا کا پہلواں ہو کر

بھلا اس شیر سے پنجہ کشی اے ناسمجھ
تجھے تو سسکیاں لینا پڑیگی نیم جاں ہو کر

یہ چالیں چھوڑ دو باز آؤ اے ابنائے تاریکی
تمہیں جھکنا پڑیگا اسکے آگے ناتواں ہو کر

یقیناً کوچہ محمود ملجائے زمانہ ہے
بچاتا ہے بچائے گا یہی دار الاماں ہو کر

خدا جس کو سمجھ دیوے وہ اسی کے در پہ آبیٹھے
سگر ملتا ہے یہ قصر شہی بے خانماں ہوکر

جو اسکے ہو رہے وہ فکر دار و گیر سے چھوٹے
جہاں رہتے ہیں وہ رہتے ہیں بخوف و زیاں ہوکر

فرشتے ہمزباں ہیں ان دعاؤں میں مری تم بھی
کہو آمین یاران طریقت ہمزباں ہوکر

خدا کی مہربانی ہو تو بیڑا پار ہے گوہر
زمانہ کیا بگاڑیگا مرا نا مہرباں ہوکر

نوروز کی تقریب پر احمدی اصحاب کو خطاب

اس سال نوروز کی تقریب پر سرکاری خطابات کا جو اعلان ہوا ہے۔ اس میں تین احمدی اصحاب کے نام بھی درج ہیں جنہیں سے ایک خان بہادر مولوی محمد عبد الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ ہیلی بھیت ہیں۔ جنہیں تمغہ قیصر ہند عطا ہوا ہے۔ دوسرے انہی خان بہادر صاحب کے خلف الرشید جناب ڈپٹی محمد آصف زمان صاحب ڈپٹی کلکٹر گورکھپور ہیں جنہیں خان بہادر کا خطاب ملا ہے۔ اور تیسرے مولوی غلام محمد صاحب انڈین اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنسی گلگت ہیں۔ انہیں پہلے خان صاحب کا خطاب حاصل تھا۔ اب خان بہادر بنائے گئے ہیں ؂

یہ تینوں بزرگ سلسلہ کے نہایت مخلص اور فدائی انسان ہیں۔ خان بہادر مولوی محمد عبد الحق صاحب اور ان کے بلند اقبال صاحبزادہ خان بہادر محمد آصف زمان صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد سعادت مہد میں شامل سلسلہ ہوئے ہیں۔ لیکن انہوں نے اخلاص اور محبت میں نمایاں درجہ حاصل کر لیا ہے۔ خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب سلسلہ کے پرانے خادم ہیں۔ اور نہایت مخلص اور خادم دین انسان ہیں۔ ہم ان بزرگوں کو ان کی عزت افزائی اور قدر دانی پر دل سے مبارکباد کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کے لئے ان مراتب کو دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت بنائے ؂

موضع آنور میں نو مسلم راجپوتوں کو کیسے شدھ کیا گیا
شدھی کا شبخون رات کے بارہ بجے

آریہ لوگ آئے دن ناواقف اور مفلس ملکانوں کو ناجائز ذرائع سے بہکاتے رہتے ہیں۔ اور مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ انہوں نے اسلام کو زبردستی پھیلایا۔ مسلم اخبارات میں ناظرین کے مطالعہ سے بارہا یہ گذرا ہوگا۔ کہ آریہ لوگ گاؤں کے ہندو مالکوں اور کارندوں اور بنیوں کے ذریعہ مفلس اور محتاج ملکانوں کو شدھی کے لئے زور دیتے ہیں۔ چنانچہ موضع سمانڈھن ضلع آگرہ۔ موضع اسپار و موضع آنور ضلع متھرا کے واقعات اخباری دنیا میں آچکے ہیں۔ اسوقت ہم ناظرین کے سامنے موضع آنور ضلع متھرا کے ہندو مالک۔ ہندو کارندہ اور ہندو آنریری مجسٹریٹ کے مظالم کی داستان لکھنا چاہتے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو ان ذرائع سے باخبر کرنا چاہتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے آریہ لوگ اپنے ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں ؂

(۱) ماہ نومبر کے آخری دنوں اور دسمبر کے ابتدائی دنوں میں موضع آنور میں آریہ لوگ گاؤں کے ہندو مالک اور کارندہ کے ذریعہ نو مسلم ملکانوں کو دھمکاتے اور ڈراتے رہے۔ اور مقدمہ بازی کے ذریعہ تنگ کرنے کی دھمکی دیتے رہے۔ چنانچہ جب نو مسلم ان کی دھمکیوں سے نہ ڈرے۔ اور اسی طرح اسلام پر مضبوطی سے قائم رہے۔ تو خواہ مخواہ ایک مقدمہ ان پر اس آنریری مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں دائر کر دیا گیا۔ جو پچھلی دیوالی کے موقع پر خود آنور میں آکر اپنے اثر کو ناجائز طور پر استعمال کرتے رہے۔ اور نو مسلموں کو کہتے رہے کہ تم آریوں کے ذریعہ پھر شدھ ہو جاؤ۔ یہ ہماری اسکیم ہے کہ مسلمانوں کی قلت اور کمزوری سے فائدہ اٹھا کر ان کو شدھی کرنے کے لئے زبردستی کی جا رہی ہے۔ کہاں تک صحیح ہے۔ اسکے متعلق ہم پہلے لیڈران قوم سے استدعا کر چکے ہیں۔ کہ اس امر کی تحقیقات کریں۔ کہ آیا یہ زیادتی اور جرم واقعی ہو رہا ہے۔ یا محض ہماری طرف سے ایک جھوٹی شکایت ہے ؂

(۲) دوسری بات جو ہم پبلک کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل رپورٹ ہے۔ جو ہمیں بابو نصر اللہ خان صاحب احمدی مبلغ موضع آنور ضلع متھرا نے بھیجی ہے ؂

دوسرا حربہ جو کہ آنور میں آریوں نے پانچ چھ دن کی کوشش کے بعد چلایا۔ یہ ہے۔ کہ مسمی گھنیا لال کارندہ زمالک دیہہ مسمی گوردھن) کو اپنا مددگار بنایا ہوا ہے۔ گھنیا لال کارندے نے ان لوگوں پر جو مالک دیہہ کی زمین کاشت کرتے ہیں وصولی مالیہ کا زور ڈالا۔ اور کئی دن متواتر چوپال میں وصولی کے لئے آتا رہا۔ مورخہ ۹ر دسمبر ۱۹۲۳ء سے آریہ لوگ ترولی کی پنچایت کے فیصلہ کو غلط سنا سنا کر ان لوگوں کو دھوکا دیتے رہے۔ مگر جو آریہ ایجنٹ آیا۔ اس کو ناکامی ہوئی۔ آخر ۱۲ر دسمبر کو آنور کی طرف بہت سے آریوں نے رخ کیا۔ اور اپنے ساتھ اپنے ایجنٹوں کو جو کہ اس گاؤں کے نو مسلم ملکانوں کے رشتہ دار تھے۔ اثر ڈالنے کے لئے لاتے رہے۔ ۱۳ر دسمبر کی رات کو پنچایت کرنے کا انتظام کیا۔ مگر سب نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ ۱۴ر دسمبر کی صبح کو چوپال پر آریوں نے آن کر پھر کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ ۱۵ر دسمبر کو پھر سارا دن کوشش میں لگے رہے۔ مگر ناکام رہے۔ ان کا سب سے بڑا ایجنٹ ہول خان ان کو قسم قسم کے لالچ دیتا رہا۔ کہ میں پاؤ بھر مکھن کھاتا ہوں۔ پاؤ بھر بادام کھاتا ہوں۔ ۲ سیر دودھ پیتا ہوں۔ مگر کسی نے بھی اس کی ان لغو باتوں کی طرف التفات نہ کیا۔ اسی طرح ۱۶ر دسمبر کی صبح کو ۱۲ بجے تک کوشش ہوتی رہی۔ آخر سب ناامید ہو گئے۔ پھر ۱۶ اور ۱۷ر دسمبر کی رات کو ۱۰ بجے کارندہ دیہہ جس کے ساتھ پہلے سے ہی صلاح ٹھیری ہوئی تھی۔ چوپال میں چار سپاہیوں کو لے آیا۔ اور ان کے ذریعہ سے ان کمزور آدمیوں کو جنہوں نے کارندہ کا مالیہ دینا تھا۔ مالیہ کے تقاضے کے بہانے سے ایک ایک کو بستروں سے اٹھا کر چوپال میں منگوایا گیا۔ نو مسلم ملکانوں کو بالکل علم نہ تھا کہ آریہ لوگ بھی اپنی کمین گاہوں میں چھپے بیٹھے ہیں۔ رات کے بارہ بجے ان پر دباؤ ڈالکر شدھ کیا گیا۔ اسمیں کچھ ایسے آدمی بھی تھے جو کہ اسوقت مقابلہ پر کھڑے ہوتے۔ یہ شدھی کا شبخون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۱ر جنوری سنہ ۱۹۲۴ء

روئداد جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ سنہ ۱۹۲۳ء

۲۷ - دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء

(دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی بقیہ کارروائی)

دوسرے دن کے پہلے اجلاس میں جناب مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر سے قبل منشی جھنڈے خان صاحب احمدی مدرس بی۔ اے۔ ایل۔ بی دو آدمیوں کے ساتھ اپنی پنجابی نظم کا ایک حصہ پڑھکر سنایا۔ نظم کے بعد صدر جلسہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے اعلان فرمایا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ابتداء عہد خلافت سے عموماً یہ دستور ہے۔ کہ آپ جلسہ پر دو تقریریں فرمایا کرتے ہیں۔ جنمیں سے ایک میں جماعت کے لئے ضروری نصائح اور وقتی مسائل کے متعلق ہدایات ہوتی ہیں۔ یہ تقریر پہلے دن فرماتے ہیں۔ اور دوسری تقریر جو کسی علمی مسئلہ پر ہوتی ہے۔ دوسرے دن بیان فرمایا کرتے ہیں۔ لیکن اوقات اس کے برعکس بھی ہوا ہے مگر اکثر اسی طریق سے تقریریں ہوا کرتی ہیں۔ لیکن اب حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے حکم ہوا ہے۔ کہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ حضور آج علمی تقریر فرمائینگے۔ وہ احباب جو اس کو قلمبند فرمانا چاہیں۔ یا اس کے نوٹ لینا چاہیں۔ جب نماز کے لئے جلسہ برخاست ہو۔ تو کاغذ پنسل کا انتظام کرلیں۔

اس کے بعد کہا۔ حضرت مفتی صاحب ہماری جماعت کے وہ بزرگ ہیں۔ جنھوں نے سات سال کا لمبا عرصہ یورپ میں بسلسلہ تبلیغ اسلام گذارا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مظفر و منصور واپس آگئے ہیں۔ آپ کی تقریر حالات تبلیغ ممالک غیر کے موضوع پر ہے۔ میرے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ احباب اس کو توجہ سے سنیں۔ اس سے زیادہ مفتی صاحب محترم میری کسی تعریف یا انٹروڈکشن کے محتاج نہیں۔ اب میں جناب مفتی صاحب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی تقریر شروع کریں۔ اس تمہید کے بعد جناب مفتی صاحب کھڑے ہوئے۔ اور آپ نے فرمایا :-

جناب مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

حالات تبلیغ غیر ممالک

تبلیغ کی اہمیت میرے عزیز بھائی چودہری فتح محمد خان صاحب نے اپنی تقریر میں ایک فقرہ کہا ہے۔ کہ حفاظت و اشاعت اسلام کا کام ملکانوں تک محدود نہیں۔ کیونکہ ہم نے ملکانوں کو ہی نہیں بلکہ سارے ہندوستان کو بچانا ہے۔ اور تبلیغ کا کام کسی ایک فرد کا کام نہیں۔ بلکہ ساری جماعت کا کام ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اسمیں ہندوستان یا انگلستان یا امریکہ یا کسی بھی ملک کی تخصیص نہیں اور یہ کام سب کا ہے۔ ہمارا امام اولوالعزم ہے۔ یہ اس کا کام ہے اس کا نہیں مسیح موعود کا ہے۔ اور مسیح موعود کا نہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور میں کہتا ہوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی نہیں۔ خود خدا تعالیٰ کا ہے۔

خادمان دین کے لئے نصرت الہی ہم میں سے ہر ایک جو خدا کے لئے کام کرتا ہے۔ وہ کسی پر احسان نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ خدا کا اس پر فضل اور احسان ہے۔ کہ اس کو خدمت کا موقع ملتا ہے اور جو اس طرح خدا کے دین کی خدمت کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔ میں جب ہندوستان سے انگلستان کو جا رہا تھا۔ تو ایک موقع پر سمندر میں سخت جوش آیا اور جہاز اچھلنے لگا۔ انسان کو کسی حال میں انکسار کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کا احسان ہو تو اس کا شکر کرنا چاہیئے۔ اور نعمت کا ذکر کرنا چاہیئے اسی کے مطابق میں یہ بات کہتا ہوں۔ کہ جب جہاز اچھلنے لگا۔ اور مجھے قے شروع ہو گئی۔ اور سر چکرانے لگا۔ تو اس وقت میں نے سمندر کو مخاطب کر کے کہا۔ اے سمندر تجھے کو معلوم نہیں۔ کہ تجھ پر کون جا رہا ہے۔ یہ مسیح کا ایک خادم ہے۔ جو اپنے نفس کے لئے نہیں بلکہ خدا کے دین کی خدمت کے لئے جا رہا ہے۔ کیا تو مجھے دکھ دیگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے سمندر ٹھہر گیا۔ اور میں امن و سلامتی سے منزل مقصود پر پہنچ گیا۔

انگلستان سے امریکہ جب انگلستان میں مجھے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے حکم ملا۔ کہ امریکہ چلا جاؤں۔ تو میں نے مسنون طریق پر استخارہ کیا۔ کہ اے خدا! اگر میرا امریکہ جانا مفید ہے۔ تو اس کے لئے سامان مہیا کر دے اس کے بعد میں نے خواب دیکھا۔ کہ میں امریکہ کے شہر نیویارک میں لیکچر دے رہا ہوں۔ جب لیکچر ختم ہو چکا۔ تو سب حاضرین چلے گئے۔ صرف ایک نوجوان لیڈی رہ گئی۔ اس سے میں نے دریافت کیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ مجھے مذہب اسلام پیارا لگتا ہے۔ کیا آپ مجھے اسلام میں داخل کر سکتے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ ہاں۔ اور اس کو کلمہ شہادت پڑھایا۔ اور میں نے اس کا نام فاطمہ مصطفےٰ رکھا اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ اس سے میں نے سمجھا۔ کہ میں امریکہ جاؤں گا۔ اور خدا تعالیٰ مجھے کامیابی عطا کریگا۔ چنانچہ میں امریکہ روانہ ہو گیا۔ جب ہمارا جہاز امریکہ کے کنارے پہنچا۔ تو ڈاکٹر جہاز پر آیا کہ مسافروں کا معائنہ کرے۔ وہاں سخت طبی معائنہ ہوتا ہے۔ میری آنکھوں میں ککرے تھے یا مجھے خیال تھا کہ تھے۔ اور ککروں کے مریض کو امریکہ میں داخل ہونے کی ممانعت ہے۔ سب لوگ ایک قطار میں کھڑے ہو گئے۔ میرے سر پر سبز پگڑی تھی جس کو دیکھ کر ڈاکٹر نے پوچھا۔ کیا آپ ہندوستان سے آئے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ اس نے کہا یہ سبز کپڑا کہاں کا بنا ہوا ہے۔ میں نے کہا ہندوستان کا۔ اس نے کہا اس کو لیڈیاں بہت پسند کرتی ہونگی

بیٹنے جھٹ پگڑی اتار کر اس کے سامنے رکھ دی۔ کہ یہ آپ اپنی لیڈی صاحبہ کو دیدیں۔ میں اور لے لونگا۔ اس نے کہا۔ یہ آپ رکھیں۔ آپ کو ضرورت ہوگی۔ میں نے کہا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ اس نے وہ پگڑی نہ لی اور مجھے کہا۔ کہ آپ کی صحت تو اچھی ہے۔ آپ امریکہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ معائنہ کی نوبت نہ آئی ؎

ایام نظر بندی میں تبلیغ۔

جب اس مرحلہ سے فراغت ہوئی تو محکمہ امیگریشن کے افسروں سے پالا پڑا۔ انھوں نے مجھ سے پوچھا۔ تم کون ہو۔ اور کہاں سے آئے ہو۔ اور یہاں کیا کرو گے۔ میں نے بتایا اور کہا۔ کہ تبلیغ اسلام کے لئے آیا ہوں انھوں نے کہا۔ کس کتاب کو مانتے ہو۔ میں نے کہا۔ قرآن کریم کو۔ انہوں نے کہا۔ اس میں تو چار بیویاں کرنے کی تعلیم ہے۔ اور تم اس ملک میں بھی تعلیم دو گے۔ میں نے کہا۔ ہمارے مذہب میں چار بیویاں کرنا ضروری نہیں۔ اجازت ہے۔ ایک شخص چار بیویاں نہ کرکے بھی ایسا ہی مسلمان رہ سکتا ہے۔ بلکہ رہتا ہے۔ جیسا کہ چار بیویاں کرنے پر۔ مگر انھوں نے کہا۔ تم واپس چلے جاؤ۔ میں نے جواب دیا۔ کہ میں واپس تو نہ جاؤں گا۔ انھوں نے کہا۔ افسران بالا کو تمہارے متعلق لکھا گیا ہے۔ وہ فیصلہ کرینگے۔ اور انھوں نے مجھ کو ایک مکان میں بند کر دیا۔ جو دن میں صرف دو دفعہ کھلتا تھا کھانے وغیرہ کے لئے۔ اور اس کی چھت پر ٹہلنے کی اجازت تھی۔ وہاں کچھ اور لوگ بھی نظر بند تھے۔ جو یورپین ممالک کے نوجوان تھے۔ جن کے پاس پاسپورٹ وغیرہ نہ تھے۔ اور کچھ بغیر اجازت کے بھاگے ہوئے تھے۔ وہ لوگ میرا بہت ادب کرتے تھے انھوں نے میرے لئے نماز کی جگہ الگ بنا دی تھی اور میری خدمت بجا لاتے تھے۔ میں نے ان کو تبلیغ شروع کر دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ایک ایک دو دو کرکے اسلام قبول کرنا شروع کیا۔ بالآخر ان میں سے پندرہ آدمیوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اس سے اس محکمہ کے افسر کو فکر پیدا ہوئی کہ یہ اگر زیادہ عرصہ یہاں رہا تو سب کو مسلمان کر لیگا۔ جس سے پادری صاحبان خفا ہو جائینگے۔ اور پبلک کو اس کے خلاف کر دینگے۔ اور آیندہ انتخاب میں یہ کامیاب نہ ہو سکیگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خود اس نے تار دیا اور میرے متعلق جلد فیصلہ ہو گیا۔ اور میں خدا کے فضل سے امریکہ میں داخل ہو گیا ؎

نیویارک میں اسلام کی پہلی فتح

نیویارک میں میں نے لیکچر دیا۔ اور لیکچر کے بعد سب لوگ چلے گئے۔ ایک نوجوان لیڈی رہ گئی۔ میں نے کہا کہ آپ کیوں بیٹھی ہیں اس نے وہی جواب دیا۔ جو خواب میں بتایا گیا تھا اسوقت مجھے اپنا خواب یاد آ گیا۔ اور میں نے اس کا فاطمہ مصطفٰے نام رکھا۔ اور اس کو بتا دیا کہ میں تمہیں پہلے سے جانتا ہوں۔ خواب کے ذریعہ تم مجھے دکھائی گئی تھیں۔ میں چھ ہفتہ اس مکان میں بند رہا۔ اس عرصہ میں خدا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضرت خلیفۂ اول رض اور خلیفۂ ثانی کی ملاقات ہوئی۔ اور ان سب سے تسلی تشفی اور کام کے متعلق ہدایات ملتی رہیں۔ اور نئے علوم مجھے بتائے گئے۔ فالحمد للہ رب العالمین ؎

امریکہ میں مخالفت

وہاں جو مخالف ہیں وہ عیسائی نہیں ہندوستانی ہیں۔ جن کا اخبار "غدر" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ وہ میرے پاس آئے۔ اور مجھ سے خواہش کی۔ کہ میں ان کے کام میں حصہ لوں۔ مگر میں نے اس قسم کی تحریکات میں شامل ہونے یا کسی قسم کا حصہ لینے سے انکار کر دیا۔ اور وہ خفا ہو گئے۔

تین سو شخصوں کے مجمع میں اسلامی مبلغ

ایک دفعہ امریکہ کے ایک شہر میں جلسہ تھا جس میں ۳۰۰ شخص جمع ہوئے تھے۔ میں اسی شہر میں گیا ہوا تھا۔ اور میں ان عربوں کے پاس مقیم تھا۔ جو شام وغیرہ سے وہاں گئے ہوئے ہیں۔ ان کے مکان پر ٹیلیفون کے ذریعہ مجھے کہا گیا۔ کہ میں اس مجمع میں لیکچر دوں۔ میں اسوقت مکان پر موجود نہ تھا۔ مالک مکان نے کہلا بھیجا کہ جب وہ آئینگے۔ اسوقت ان سے پوچھ کر اطلاع دینگے۔ جب میں آیا تو انھوں نے بتایا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ان لوگوں میں جانا مناسب نہیں۔ ممکن ہے کہ نقصان پہنچائیں۔ لیکن میں جانے کے لئے تیار ہو گیا اور ٹیلیفون پر اطلاع دیدی۔ ان میں سے کئی عرب بھی ساتھ گئے۔ مگر پادری مہذب لوگ تھے۔ انہوں نے جو سوال کیا۔ معقولیت سے کیا۔ اور اس کا ان کو جواب مل گیا ؎

اکیلے اسلامی مبلغ کی قلیل عرصہ کی کامیابی

وہاں قاعدہ ہے کہ جب کوئی سوسائٹی لیکچر کے لئے بلاتی ہے۔ تو اخراجات بھی ادا کرتی ہے۔ ایک دفعہ مجھے ایک جگہ لیکچر کے لئے بلایا گیا۔ اور ہوٹل کی بائیسویں منزل پر ٹھہرایا گیا۔ تیس روپے روزانہ میرا خرچ دیا جاتا تھا۔ اس سوسائٹی میں جب میں نے لیکچر دیا۔ تو ایک پادری نے سوال کیا کہ یہ اکیلا مشنری یہاں آیا ہے۔ یہ کیا کریگا۔ ہم نے سینکڑوں مشنری ہندوستان بھیجے ہوئے ہیں۔ پریزیڈنٹ نے کہا یہ تو کوئی سوال نہیں۔ جس کا آپ جواب دیں۔ لیکن میں نے کہا یہ بہت ضروری سوال ہے۔ اور میں اس کا ضرور جواب دونگا۔ میں نے کہا۔ پادری صاحب آپ نے جو کچھ کہا ہے۔ بالکل ٹھیک کہا۔ مگر یہی اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اور آپ نے اپنے منہ سے اسلام کے سچا ہونے کا اقرار کر لیا ہے۔ اس نے کہا۔ کس طرح؟ میں نے کہا۔ کہ تمہارے سینکڑوں پادریوں نے سو برس میں اربوں روپیہ صرف کرکے جو کچھ کیا ہے۔ اس کو دیکھو اور میرے دو سال کے کام کو دیکھو۔ تمہارے مبلغوں کے لحاظ سے ایک ایک آدمی بھی ان کے حصے میں نہیں آتا۔ لیکن میں اکیلا ہوں۔ اور صرف دو سال کام کیا ہے۔ جس پر اسقدر کامیابی ہوئی ہے یہ صداقت اسلام کا ہی ثبوت ہے۔

امریکہ میں مسجد احمدیہ

وہاں پادریوں نے اسلام کے متعلق بہت غلط فہمیاں پھیلائی ہوئی ہیں۔ ان کی اصلاح کے لئے ضرورت تھی۔ کہ ایک مرکز قائم کیا جائے۔ اور ایک مسجد بنائی جائے۔ میں نے خیال کیا کہ یہ کام کر لینا چاہیئے۔ اگر میں نے مسجد تیار کر لی تو یہ تو نہیں کہا جائیگا۔ کہ کیوں بنوائی ہے۔ اور اگر میں اجازت کا انتظار کروں تو ممکن ہے۔ کہ مرکز سلسلہ سے روپیہ کی قلت کی وجہ سے اجازت نہ ملے یا تاخیر ہو۔ اس لئے میں نے خدا پر بھروسہ کر کے کام شروع کر دیا۔ اور مکان لینے کے لئے ایک سوداگر سے ملا۔ اس نے ایک عمدہ موقع کا مکان نہایت آسان شرائط پر مجھے دیدیا۔

پھر میں نے فرنیچر خرید لیا جو بہت اعلیٰ درجہ کا ہے۔ اور اب جب میں آیا ہوں تو کوئی قرض چھوڑ کر نہیں آیا۔ مسجد پر جو کچھ خرچ ہوا۔ اس کا بہت زیادہ حصہ وہاں کے نومسلموں کے ذریعہ جمع ہوا۔

نومسلموں کی مالی خدمات

وہاں کے بعض نومسلموں نے علاوہ چندہ دینے کے خود کام کیا۔ ایک نومسلم جو بیس روپے روزانہ پر کام کرتا تھا۔ صرف پانچ روپے پر کام کرتا رہا۔

نومسلموں کو نماز سکھانے کا طریق

نماز عربی میں ان کو یاد کرانے کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا تھا۔ کہ نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ سب کا سب زور زور سے پڑھا جاتا اور وہ بھی اس کو ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے۔ وہاں کے بعض لوگوں نے روزے بھی رکھے۔ جبکہ ۱۹ گھنٹہ کا دن ہوتا تھا۔ وہاں کی عورتوں نے مسجد بنانے کے لئے بھی چندہ دیا۔ امید ہے آئندہ اور وہاں سے چندہ بھی آئیگا۔ اور بہت آئیگا۔ لیکن سردست آپ لوگوں کے لئے مدد کا موقع ہے۔

ہندوستان اور امریکہ میں تعلقات ازدواج

اب میں ایک اور بات اپنی جماعت کے ذی حیثیت نوجوانوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ کہ وہاں پر اسلام کو مضبوط کرنے کے لئے وہاں کی عورتوں سے شادیاں کریں۔ اور وہاں کے نومسلموں سے خط و کتابت رکھیں۔ تاکہ وہ سمجھیں کہ ہندوستان میں ہماری برادری ہے۔

مسلم سن رائز کی اہمیت اور مالی اعانت کا سوال

مسلم سن رائز کی طرف احباب کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اخراجات کی کمی کی وجہ سے مولوی محمد الدین صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ تازہ پرچہ پریس میں نہیں بھیجا جا سکا۔ اس رسالہ کا اثر علاوہ امریکہ اور یورپ کے ترکی اور ایران میں بھی اچھا پڑا ہے۔ وہاں کے بڑے بڑے لوگوں نے اس کو پسند کیا۔ اور اس کے اجرا پر خوشی کا اظہار کیا۔

اپیل

اس سے آپ صاحبان سمجھ سکتے ہیں۔ کہ روپیہ کی کس قدر ضرورت ہے۔ اور آپ کو سلسلہ کی امداد میں کہاں تک قدم بڑھانا چاہیئے۔ میں مولوی عبدالمغنی خانصاحب کی طرح آپ صاحبان کے سامنے شمار و اعداد پیش نہیں کر سکتا۔ اور نہ یہ کام میں جانتا ہوں۔

ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا ہے۔ حافظ حامد علی صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعودؑ کے خادم تھے۔ آتے اور عرض کرتے کہ حضور فلاں چیز کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ آپ فرماتے صندوقچی میں سے لے لو۔

اس کے بعد چندہ شروع ہوا۔ اور پھر جناب مفتی صاحب نے ایک ایک روپیہ چندہ کی تحریک کی۔ اس پر بھی ڈیڑھ ہزار سے زیادہ روپیہ جمع ہو گیا۔ اور اجلاس نماز کے لئے برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

تین بجکر ۲۰ منٹ پر دوسرا اجلاس شروع ہوا۔

سردار خزان سنگھ صاحب کی تقریر

تلاوت اور نظم کے بعد سردار خزان سنگھ صاحب کو جو مذہبی سکھوں کے لیڈر اور جنہیں اب الاحترام بزرگ ہیں۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے پیش کیا۔ سردار صاحب نے مختصر لفظوں میں کہا کہ

مسیح موعود کی زیارت

میں اپنے عزیزوں دوستوں کے سامنے اپنے اسلام قبول کرنے کے متعلق چند باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے حضرت مسیح موعود کے مکھڑے کو دیکھا ہے۔ اور دو دفعہ میں نے آپ کا جمال دیکھا ہے۔ ایک دفعہ سیالکوٹ میں اور ایک دفعہ جبکہ آپ چولہ صاحب کو دیکھنے کے واسطے ڈیرا بابا نانک تشریف لے گئے تھے۔ آپ اس وقت ہم سے بہت محبت سے پیش آئے تھے۔

اسلامی اخلاق

اب ہمارے خلیفہ صاحب نے سچی محبت سے ہمیں گلے لگایا۔ تھوڑا عرصہ گذرتا ہے کہ میں حضرت خلیفہ صاحب کی محبت کا کھینچا ہوا یہاں آیا۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اب میں آپ صاحبوں کے سامنے کھڑا ہوا اسلام کے متعلق تقریر کر رہا ہوں۔ میرے ساتھ ایک لاکھ ۴۲ ہزار لوگ ہیں۔ اور یہاں پران کے افسر آئے ہوئے ہیں۔ حضرت خلیفہ صاحب نے ہم سے وہ محبت کی جو رسول پاک غیر مذہب کے لوگوں سے کیا کرتے تھے۔ آپ پائنتی بیٹھ گئے۔ اور اپنی جگہ مجھے بٹھایا۔ میں اس تمام عزت کو جو مجھے حاصل ہے خدا کے لئے چھوڑتا ہوں۔ اور ان لوگوں سے جن کو مجھ سے عقیدت ہے درخواست کرتا ہوں جو یہاں موجود ہیں۔ کہ وہ بھی ان امور پر غور کریں۔ اور وہ سب کھڑے ہو جائیں۔ اس پر شرقی طرف سے جہاں مذہبی سکھ بیٹھے تھے جن کی تعداد تیس چالیس تھی۔ کھڑے ہو گئے۔ اور تمام مجمع نے غلام احمد کی جے کے نعرے لگائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کھڑے ہوئے۔ اور تشہد اور تعوذ اور تسمیہ کے بعد سورہ مومنون کی چند آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

تمہید

بوجہ کھانسی کے میں ابتدا میں آہستہ بولوں گا لیکن میں اللہ کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد میری آواز میرے بھائیوں تک پہنچ جائیگی

تقریر کے متعلق

میں نے اعلان کرایا تھا کہ جیسا کہ پہلے روز حسب معمول عام نصائح کیا کرتا ہوں۔ اور دوسرے دن علمی مضمون بیان کیا کرتا ہوں۔ اس دفعہ پہلے دن علمی مضمون بیان کرونگا۔ کیونکہ طبیعت علیل ہے۔ اس لئے میں نے خیال کیا کچھ عام نصائح بیان کرنے کے بعد علمی تقریر کو بھی آج ہی شروع کر دوں۔ تاکہ کل ختم کر سکوں۔ لیکن میں اس مضمون کو شروع کرنے سے پہلے چند عام باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جن سے جماعت کا تعلق ہے

حمد و شکر

سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر اور اس کی حمد کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری امیدوں سے بڑھکر اپنے فضل دکھاتا ہے۔ جلسہ کے موقع پر ہماری جماعت کے نمائندے قادیان میں آتے ہیں۔ تاکہ خدا کا ذکر بلند ہو۔ اس دفعہ گو امکانی حد تک جلسہ گاہ بڑھا دی گئی تھی مگر پھر بھی اس وسیع جگہ نے ناکافی ہو کر بتا دیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل ہماری امیدوں سے کہیں زیادہ ہیں۔

مسجد برلن

اس سال جو جماعت کو کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ اپنے رنگ میں خاص اور بہت بڑی ہے۔ برلن کی مسجد کا خیال اور پھر اس کی تکمیل کے سامان محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ چندوں میں عام طور پر ہمارے مرد حصہ لیتے ہیں۔ لیکن اس تحریک سے ہماری جماعت کی مستورات میں بھی دین کی خدمات کی ایک روح پیدا ہو گئی ہو ڈاکٹر مبارک علی صاحب نے جب مسجد کی ضرورت کے متعلق لکھا تو مجھے خیال آیا کہ تیس ہزار روپیہ کی تحریک کی جائے اور پھر پچاس ہزار کی تحریک کا خیال آیا۔ جماعت کی مالی حالت کو دیکھکر یہ چندہ مشکل نظر آتا تھا۔ کیونکہ ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے گو اس میں سب طبقوں کے لوگ ہیں۔ مگر وہ جس طبقہ کے بھی ہیں اس میں سے چھوٹے طبقے کے ہیں۔ مثلاً زمیندار ہیں۔ تو زمینداروں کے مقابلہ میں چھوٹے۔ تاجر ہیں تو تاجروں کے مقابلہ میں چھوٹے تاجر۔ عہدیداروں اور افسروں کے مقابلہ میں چھوٹے عہدیدار اور افسر۔ خطاب یافتوں میں چھوٹے خطاب یافتہ۔ ہاں ان کے پاس اخلاص ہے جو اور لوگوں میں نہیں۔ اور اسی کی برکت سے پچاس ہزار نہیں۔ اسی ہزار روپیہ سلسلہ احمدیہ کی مستورات نے تین ماہ کی مدت میں جمع کر دیا۔

تحریک مسجد برلن کی فتوحات

پھر اس مبارک تحریک کے زمانہ میں اس میں حصہ لینے کے لئے ایک سو کے قریب عورتیں احمدی ہوئی ہیں۔ کیا اس میں سلسلہ کی صداقت نہیں۔ کہ ہم کہتے ہیں ہم تم سے روپیہ نہیں لیتے کہ تم ہم میں سے نہیں ہو۔ مگر وہ کہتی ہیں کہ ہم تم میں داخل ہوتی ہیں تم ہم سے روپیہ بھی لو۔ اور ہمیں بھی اپنے اندر شامل کر لو۔

تحریک مسجد برلن نے مخالفین کو حیرت میں ڈالدیا

اس تحریک میں خدا نے اپنی قدرت کا ایک ایسا نمونہ دکھایا کہ مسیح موعود کے سلسلہ کی عورتوں نے جو کام کیا وہ اتنا بڑا تھا کہ مخالفین پکار اٹھے۔ یہ تو مردوں سے بھی نہ ہو سکنے والا کام ہے۔

چنانچہ جرمنی میں ڈاکٹر رفعت منصور حزب الوطنی مصری کے کارکن نے ایک رسالہ لکھکر شائع کیا۔ جس میں لکھا کہ یہ غلط ہے کہ احمدی مشن قائم کر رہے ہیں۔ اور مسجدیں بنا رہے ہیں۔ یہ ان کے کرنے کا کام نہیں۔ ان کو انگریزوں سے روپیہ ملتا ہے۔ حالانکہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ یہ کتنا بیہودہ خیال ہے۔ مگر دشمن نے ہم پر یہ الزام لگا کر اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ احمدی عورتوں نے جو کام کیا ہے وہ غیر احمدیوں کے مردوں سے بھی نہیں ہو سکتا۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے۔ اور یہ مسیح موعود کی صداقت کا ایک معجزہ ہے۔

تعمیر مسجد برلن کے کام میں رکاوٹ

اس کے بعد آپ صاحبان کو معلوم ہو کہ مسجد برلن میں ایک روک پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ جو زمین خریدی گئی تھی وہ امراء کے محلہ میں ہے اس لئے گورنمنٹ نے مطالبہ کیا کہ پانچ منزلی عمارت بنائی جائے۔ اور اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم چھ لاکھ روپیہ خرچ کریں۔ تو عمارت مکمل ہو۔ جرمن گورنمنٹ نے اس میں بھی روک ڈلوا دی ہے۔ مگر اس قدر روپیہ ہم اس وقت خرچ نہیں کر سکتے۔ اس موقع پر مسجد نہ بننے کی مجھے اب یہ مصلحت معلوم ہوئی ہے کہ مسلمان تو پہلے غرباء ہوں گے۔ اور مسجد ہوگی امراء کے محلہ میں اس لئے اس سے فائدہ نہ اٹھا سکینگے۔ چونکہ یہ درست نہ تھا اس لئے خدا نے روک ڈالدی۔ اب وہ زمین ایک لاکھ روپیہ تک بک جائیگی۔ میں نے ہدایت کر دی ہے کہ اسکو بیچ کر غرباء کے محلہ میں عمارت بنائی جائے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تبلیغ بخارا

اس سال کا ایک اہم واقعہ اور خوشی کی بات روسی بخارا میں جماعت احمدیہ کا قیام ہے۔ احباب اخباروں میں دیکھ چکے ہیں۔ کہ اس علاقہ میں اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کے ایک ایسے فرد سے کام کرایا ہے۔ جس پر جماعت نے کچھ بھی خرچ نہیں کیا۔ یہ تو میں نے پچھلے سال بیان کیا تھا کہ میں نے اپنی جماعت کا ایک آدمی بھیجا ہے۔ مگر بتایا نہیں تھا۔ کہ وہ کون ہے۔ لیکن اب وہ بھائی کام کر کے واپس آگیا ہے۔ اور آپ جانتے ہیں وہ محمد امین خان صاحب افغان ہیں۔ میں نے اس بھائی کے سامنے سب مشکلات پیش کیں اور کہا کہ خرچ ہم آپ کو نہ دینگے۔ اور پاسپورٹ آپ نہیں لے سکینگے۔ اس لئے کہ روسیوں اور انگریزوں میں ان دنوں عداوت تھی۔ اس حالت میں آپ کو جانا ہوگا۔ انہوں نے سب شرائط کو مانا اور چل کھڑے ہوئے۔ ریل کا سفر طے کرنے کے بعد چار سو میل پیدل سفر طے کیا۔ اور ایسے جنگلوں میں سے جہاں خوفناک درندے اور خطرناک سانپ پھرتے تھے۔ اور قد آدم کے برابر اونچا گھاس تھا۔ یہ راستہ بوجہ پاسپورٹ نہ ہونے کے ان کو اختیار کرنا پڑا۔ آخر سرحد بخارا میں پہونچے۔ اور متعدد بار گرفتار ہوئے۔ جیل خانوں میں ان کو رہنا پڑا۔ اور آخری دفعہ بیتاب ہو کر انہوں نے تبلیغ کے لئے موقع نکالا۔ اور خدا کے فضل سے پہلا ہی شخص جس سے وہ ملے اس نے کہا کہ مجھے ان تمام باتوں پر ایمان ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس کے بعد وہاں ایک مخلص جماعت تیار ہو گئی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ

کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ اب وہاں کی جماعت کا تقاضا ہے۔ کہ ایک مبلغ بھیجا جائے۔ اور ہماری ذمہ داری بھی ہو گئی ہے۔ کہ مبلغ بھیجیں۔

غیر ممالک کی تبلیغ بعض احباب نے اکثر سوال اٹھایا ہے۔ کہ غیر ممالک میں مبلغ کیوں بھیجے جاتے ہیں۔ وہاں زیادہ خرچ ہوتا ہے ہمیں صرف ہندوستان میں ہی کام کرنا چاہیئے۔ مگر ایسے دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کے تصرفات ہیں۔ اسوقت اللہ تعالیٰ ایسا کام کر رہا ہے۔ جیسا کہ ہوشیار لکڑی پھاڑنے والا لکڑی میں کیلیں لگاتا جاتا ہے۔ اور جب سب مناسب مقامات پر کیلیں جم جاتی ہیں۔ تو ہتھوڑا مارتا ہے۔ اور لکڑی پھٹ جاتی ہے۔ اسی طرح مختلف اقطاع عالم میں احمدیت قائم ہو رہی ہے۔ وہ وقت آئیگا جبکہ ایک دم میں احمدیت دنیا میں پھیل جائیگی۔ علاوہ اسکے یہ بھی بات ہے۔ کہ احمدیت صرف ہندوستان کے لئے ہی نہیں۔ ساری دنیا کے لئے ہے۔ اسمیں گورے کالے کا سوال نہیں۔ یہ پیغام سب کے لئے ہے۔ اور سب لوگوں کا حق ہے۔ کہ ہم ان تک اسے پہنچائیں۔ ابھی پچھلے ہفتہ امریکہ سے خط آیا ہے۔ جو ایک عورت نے لکھا ہے۔ وہ نہایت دردناک ہے۔ اسمیں بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح گورے کالے کی تحریک سے خوفناک حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کے متعلق اس عورت نے ایک فقرہ لکھا ہے جس کو پڑھ کر میرے قلب کی حالت ایسی ہو گئی۔ کہ گویا وہ بند ہو گیا۔ اور گویا میرے سامنے تمام دنیا کے مردے جمع ہو گئے۔ وہ لکھتی ہے۔ ان کا کیا ہو گا جن تک احمدیت کا پیام نہ پہنچا۔ اور اس کے بغیر ترستے ہوئے مر گئے۔

ملکانہ وار ملکانہ تحریک میں ہم اسوقت شامل ہوئے جب آریوں نے حملہ شروع کر دیا تھا۔ اگر اس بحث کو چھوڑ بھی دیا جائے کہ ان لوگوں کی کیا حالت تھی۔ اور وہ اسلام سے کس قدر بیگانہ تھے۔ تو بھی یہ سوال ہے۔ کہ آریوں نے اسلام اور خدا تعالیٰ کی عزت پر حملہ کیا ہے۔ جب ہماری طرف سے کام شروع ہوا۔ تو وہ ہمارا پھیلاؤ رک گیا۔ تو ہمارے ملکانہ علاقہ میں کام کرنیوالے مجاہدین کے کمانڈر انچیف چودہری فتح محمد خان صاحب کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ بات ڈالی۔ کہ جن علاقوں میں فی الحال آریوں کا کام شروع نہیں ہوا۔ انہیں بھی کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اور یہ پالیسی کامیاب ہوئی۔ اور ان علاقوں میں آریوں کو مایوسی ہوئی۔ مگر جہاں آریوں نے کام شروع کر دیا تھا۔ وہاں رقابت شروع ہے اور باقاعدہ خندقوں کی جنگ ہو رہی ہے اور رسہ کشی جاری ہے۔

غیر مذاہب میں تبلیغ اسکے علاوہ یہ بات بھی ظاہر ہے کہ دفاعی جنگ میں کبھی کامیابی نہیں ہوتی۔ جب تک حملہ بھی نہ کیا جائے۔ چنانچہ اسی کے ماتحت ہم نے بعض علاقوں میں کام شروع کیا ہے۔ جن کا نام لینا مناسب نہیں۔ انشاء اللہ جب نتیجہ ظاہر ہو گا۔ تو دشمن کو اپنی ہی فکر پڑ جائیگی۔

تبلیغ کے لئے جبری بھرتی اس میدان میں کام کرنے سے ہمیں پتہ لگ گیا ہے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک آدمی کام کر سکتا ہے۔ اب ہم اس تجربہ سے فائدہ اٹھائینگے۔ اور جبری بھرتی شروع کرینگے۔ کہ جماعت کا ہر ایک فرد سال میں پندرہ یوم تبلیغ ہمارے حکم کے ماتحت کبھی باہر کے علاقہ میں کرے۔ اس کے لئے ساری جماعت کو تیار رہنا چاہیئے۔ نہیں معلوم کس ضلع کی جماعت سے ہم اس کام کی ابتداء کریں۔

ہم کامیاب ہونگے علاوہ اس کے اس وقت یہ بات بھی ثابت ہو گئی ہے کہ ہم دنیا میں اکیلے ہیں۔ علاوہ غیر مذاہب کے لوگوں کے مسلمان علماء بھی ہماری مخالفت میں مشغول ہیں۔ اور جس وقت ہم کسی دشمن اسلام سے برسر پیکار ہوں۔ علماء اس وقت ہماری پشت میں خنجر بھونکتے ہیں۔ مگر انکو معلوم نہیں کہ ہم کونسے پتھر ہیں کہ جو ہم پر گریگا۔ وہ بھی چکنا چور ہو گا اور جس پر ہم گرینگے۔ وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیگا۔ گو دنیا نے ہمیں چھوڑ دیا۔ مگر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور خدا جس کی مدد و نصرت پر ہو۔ اس کو کون نقصان پہنچا سکتا ہے ہم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین ہیں۔ ہمارے مخالفوں کو ہمارے سامنے جھکنا پڑیگا (جس وقت حضور نے یہ الفاظ فرمائے۔ تو آواز اپنی انتہائی بلندی پر تھی۔ اور مجمع میں کہرام پڑ گیا) ہم خدا کے ہاتھ میں ہیں ہم اس شہنشاہ کے ہاتھ میں ہیں۔ جو ہمارے مخالفوں کو پیس ڈالیگا۔ اور ہم کامیاب ہونگے۔ ہم خدا کے لئے اکیلے ہوئے ہیں۔ اسوقت ہماری مثال اس بہادر کی سی ہے جو دشمن کے نرغہ میں ہو۔ اور دیوار سے پیٹھ لگا کر دشمن سے برسر پیکار ہو۔

سلسلہ کے اخبارات کی خریداری کی سفارش اسکے بعد سلسلہ کے اخبارات کی متعلق تحریک فرمائی۔ کہ الفضل تو سلسلہ کا آرگن سمجھا جاتا ہے۔ اس کو تو دوست خریدتے ہی ہیں۔ اور جو نہیں خریدتے انہیں خریدنا چاہیئے۔ ریویو کی بھی حالت اچھی ہے۔ مگر بعض دیگر پرچوں کی ہستی خطرے میں ہے۔ مثلاً الحکم۔ فاروق۔ نور۔ میں جماعت کو کہتا ہوں کہ انہیں سے کسی نہ کسی اخبار کو خریدیں۔ ورنہ میں جماعت کو نوٹس دیتا ہوں۔ کہ اگر اس سال ان اخبارات کی اتنی خریداری نہ ہوئی جس سے ان کی ہستی قائم رہ سکے۔ تو پھر انکے اخراجات سلسلہ کے خزانہ سے دیئے جائینگے۔

کونسل کے الیکشن اسکے بعد کونسل کے الیکشنوں کے متعلق فرمایا۔ یہ مسئلہ دنیاوی ہے۔ مگر ہمیں اپنے غریب بھائیوں کی حمایت اور حفاظت کے لئے اسکو اپنے ہاتھ میں لینا پڑا۔ بعض نے اسکے متعلق کمزوری دکھائی ہے۔ بعض سے مراد دو تین افراد ہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم فلاں سے وعدہ کر چکے ہیں۔ حالانکہ ان کا پہلا وعدہ ہم سے تھا۔ میں نے اپنے نوٹوں میں لکھا تھا۔ خدا ان کو سزا دیگا ایک اس سزا میں مبتلا ہو گیا ہے۔ اب مجھے افسوس ہے کہ یہ فقرہ اسوقت کیوں لکھا گیا۔ اس الیکشن کے معاملہ میں بڑے بڑے مولوی جن کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہمیں "مسلمان" ماننے لگے۔ یہ سلسلہ تقریر ۱/۲ ۵ بجے ختم ہوا۔ اور اس کے بعد اصل مضمون جو نجات کے متعلق تھا شروع ہوا۔ اور ۷ بجے شب تک کفارے کے دلائل اور تفاصیل پر ختم ہوا۔ جو عیسائیوں نے اس مسئلہ کے متعلق متفرق طور پر بیان کئے ہیں جسکے آخر میں فرمایا۔ میں نے یہ مسئلہ اس طرح بیان کیا ہے کہ آج تک کسی عیسائی نے بھی اس وسعت اور اس طریق پر اس مسئلہ کو پیش نہیں کیا اس تقریر پر جلسہ کے دوسرے دن کا دوسرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

تبلیغ دین کا زمانہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

۲۸۔ دسمبر ۱۹۲۳ء

(مسجد نور)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

خطبہ میں اختصار اور تطویل فرض نہیں

گو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خطبہ کا یہی طریق تھا۔ کہ جمعہ کی نماز جو دو رکعت ہوتی ہے اسکی نسبت مختصر ہوتا تھا۔ مگر اس زمانہ کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر خطبہ لمبا کیا جاتا ہے۔ مختصر خطبہ پڑھنا سُنّت یا فرض نہیں۔ کیونکہ عرب میں رواج یہ تھا کہ بڑی سے بڑی نصیحت کو چھوٹے سے چھوٹے فقرے میں ادا کرتے تھے۔ اور لمبی سے لمبی بات کو ضرب المثل کے طور پر بیان کر دیتے تھے۔ ہمارے ملک میں لوگ لمبی گفتگو سے مطلب سمجھتے ہیں۔ مگر عرب میں کوشش کی جاتی تھی کہ وسیع مضمون کو دو جملوں میں ادا کیا جائے۔ چونکہ خطبہ سے غرض اصلاح ہے۔ اسلئے ملک کی حالت کو مدنظر رکھ کر لمبا خطبہ بیان کرنا پڑتا ہے۔ مگر جس طرح چھوٹا خطبہ پڑھنا فرض نہیں۔ اسی طرح لمبا خطبہ پڑھنا بھی فرض نہیں۔ چونکہ آج خطبہ کے بعد جلسہ کا بقیہ حصہ ہو گا۔ اسلئے مختصر خطبہ پڑھتا ہوں۔ کیونکہ ممکن ہے جلسہ کی تقریر لمبی ہو جائے۔

جمعہ اور مسیح موعودؑ

جمعہ کو مسیح موعود سے ایک خاص مشابہت ہے۔ زمانہ کے مختلف دور ہیں۔ ایک دور وہ ہے جس کے لحاظ سے یہ ساتویں ہزار کا زمانہ ہے۔ میں زمانہ کے دور اسلئے کہتا ہوں۔ کہ بعض لوگ غلطی سے دنیا کی عمر صرف سات ہزار سال کہتے ہیں۔ پس دنیا کے دوروں میں سے اس دور کا ساتواں ہزار ہے۔ یہ دور آخری ہے یا نہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ بہرحال یہ ساتواں دور ہے۔ اور مسیح موعود کی بعثت ساتویں ہزار کیلئے ہے۔ اور جمعہ ہفتہ کے ساتویں دن ہے۔ جمعہ کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص عبادت کا حکم دیا ہے۔ اس دن دو طرح کی عبادت کیجاتی ہے۔ ایک روزانہ عبادت جو لوگ کرتے ہیں۔ اور ایک جمعہ کی۔ اور دونوں کو ملا کر ایک کر دیا جاتا ہے۔ اس دن ایک علاقہ کے لوگ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور عبادت الٰہی میں مصروف ہوتے ہیں۔ گویا یہ دور جو [illegible] دور ہے۔ تبلیغ و اشاعت کا دور ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تکمیل ہدایت کا زمانہ تھا۔ اور مسیح موعود کا زمانہ تبلیغ و اشاعت ہدایت کا زمانہ ہے۔

جمعہ کے دن جب لوگ جمع ہوتے ہیں تو اس سبق کی یاد دلائی جاتی ہے۔ جو تیرہ سو برس سے ان کو پڑھایا گیا ہے کہ ساتواں ہزار بالفاظ دیگر مسیح موعود کا زمانہ دنیا کو اکٹھا کرنے کا زمانہ ہو گا۔ اس زمانہ میں تمام دنیا جمع کی جائیگی (اس دوران میں کوئی صاحب حاضرین میں سے حضور کو رقعہ دینے کے لئے کھڑے ہونے لگے۔ حضور نے فرمایا۔ جب خطبہ ہوتا ہو۔ تو کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے) اور یہ فرض یعنی تبلیغ ہدایت کا فرض جمعہ کے دن پوشیدہ طور پر بتایا گیا ہے۔

ایک خاتون کے گمشدہ بچے کے لئے دعا

اسکے بعد میں ایک احمدی بہن کی درخواست پیش کرتا ہوں۔ کہ اس کا ایک ہی بچہ تھا۔ ایک مہینہ کا عرصہ ہوا کہ وہ گم ہو گیا ہے۔ میں دوسرے بھائیوں سے بھی درخواست کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ چاہے۔ تو خود بھی اسکے لئے دعا کرونگا۔ اللہ اس بہن کو تسلی دے۔ اور اسکے دل کے اطمینان کی صورت پیدا کر دے۔

جب دوسرے خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا احباب جمعہ کے معاً بعد اکٹھے ہو جائیں تاکہ تقریر جلد ختم ہو۔ اور رات کو زیادہ وقت نہ لگانا پڑے۔ دوسری بات یہ ہے کہ نماز کے بعد مجھے سٹیشن کے لئے راستہ پر ہیں کہ ہم جلد پہنچ جائیں۔ جیسا کہ کل لکھ دیا تھا۔ اس کے لئے میں ان کے واسطے دعا کرتا ہوں۔

رپورٹ سالانہ صیغہ تالیف و اشاعت سال ۱۹۲۳ء

مبلغین

اس سال فتنہ ارتداد کی وجہ سے نظارت تالیف و اشاعت کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی تھیں۔ اور اسی وجہ سے ایک مستقل صیغہ کھولنا پڑا۔ جسکے لئے نظارت تالیف و اشاعت کو حضرت جناب چوہدری فتح محمد خان صاحب ایم اے سیال کی خدمات کو بھی انسداد ارتداد کیلئے وقف کرنا پڑا۔ بلکہ اپنے بہت سے مبلغوں کو میدان ارتداد میں روانہ کرنا پڑا۔ اسلئے نظارت تالیف و اشاعت کی روز افزوں ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مبلغین میں سے صرف جناب حافظ روشن علی صاحب استاد کلاس مبلغین اور جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رہ گئے۔ [illegible] جناب حافظ جمال احمد صاحب کو بھی دوبارہ مبلغین میں لے لیا گیا ہے۔ اور نائب ناظر تالیف و اشاعت کو بھی نظارت ہذا کا کام سپرد کیا گیا۔

(۱) اخراجات مبلغین

ان مبلغین کے اخراجات سفر کے لئے سال گذشتہ میں صرف چار سو روپیہ بجٹ منظور ہوا تھا۔ کل خرچ ۵۔ ۸۔ ۷۸۱ روپیہ ہوا۔ بعض جماعتوں نے مبلغین کے اخراجات سفر خود پورے طور پر برداشت کئے۔ مگر ایسی جماعتیں عدد میں زیادہ نہیں ہیں۔ بعض جماعتوں نے کچھ حصہ برداشت کیا۔ اور بعض نے مطلق نہیں برداشت کیا۔ کل رقم جو بیرونی جماعتوں نے مبلغین کے لئے اپنے ذمہ لیکر ادا کی ۹۔ ۱۲۔ ۳۳۰ ہے۔ گویا کل خرچ میں سے ۵۔ ۸۔ ۷۸۱ میں سے ۹۔ ۱۲۔ ۳۳۰ وصول ہو گئے اور باقی ۳۔ ۷۔ ۴۴۸ دفتر کا خرچ ہوا۔ جو بجٹ منظور شدہ سے ۳۔ ۷۔ ۴۸ روپے بڑھ گیا۔

مبلغین کا کام

ان مبلغین کے ذریعہ سے سال بھر میں جو کام ہوا وہ مجملاً حسب ذیل ہے۔ جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ذریعہ سے کل ۳۰ تبلیغی دورے ہوئے۔ اور وقتاً فوقتاً جو مباحثات کرائے گئے۔ ان کی تعداد ۵۳ ہے۔ عام جلسوں کی تعداد ۱۲۳ ہے۔ ان میں جناب میر قاسم علی صاحب نے آنریری طور پر بہت بڑا حصہ لیا ہے۔ اور ان مباحثات اور جلسوں کو خوبی کے ساتھ سر انجام دینے کے لئے انہیں اٹھارہ دفعہ باہر دور دراز سفر کرنے کے لئے جانا پڑا۔ نظارت ہذا ان کی اس خدمت کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتی ہے۔ جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور چونکہ گورمکھی میں قرآن کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ اس لئے وہ ان جلسوں میں بہت کم حصہ لیتے ہیں۔ مگر جو کچھ انھوں نے حصہ لیا ہے۔ وہ قابل قدر و شکریہ ہے۔

بیعت کنندگان

یکم جنوری سے ۲۲ر دسمبر تک جن لوگوں نے بیعت کی ہے۔ ان کی تعداد ۲۶۴۴ ہے مگر یہ صرف ان لوگوں کی تعداد ہے جنہوں نے تحریری بیعت کی ہے۔ جن لوگوں نے دستی بیعت کی ہے ان کا ریکارڈ چونکہ محفوظ نہیں ہے اس لئے ان کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ذریعہ سے امسال ۲۷۰ آدمیوں نے بیعت کی ہے۔ اور اس سے گذشتہ سال ۱۳۹ آدمیوں نے بیعت کی تھی۔ یہ نمایاں فرق اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ مولوی صاحب کو مبارک ہو۔

تبلیغ اچھوت اقوام

اس سال کے نمایاں کاموں میں سے ایک کام تبلیغ اچھوت اقوام بھی ہے۔ جو ایک عرصے سے یہاں زیر نظارت ہذا کی زیر نگرانی شیخ عبدالحق صاحب نومسلم کے ذریعہ سے کی جاتی رہی ہے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی توجہ عالی تقریباً دو سال سے ان اقوام کی اصلاح اور بہبودی کیلئے خاص طور پر منعطف رہی ہے۔ اور اس سے پہلے نظارت ہذا کا کام صرف احباب جماعت کو تحریکیں کر دینے پر ہی موقوف رہا ہے۔ مگر اب کے امسال حضور کے ارشاد خاص کے ماتحت اس کام میں خود ہاتھ ڈالا۔ ان اقوام کے درمیان دو لیکچر کرائے گئے۔ اور تقریباً چھ سات ماہ سے لگاتار مستعدی کیساتھ ان کی اصلاح کے درپے ہیں۔ یہاں تک کہ اس تبلیغ سے ایک معتدبہ نتیجہ عام تحریک کی صورت میں ظاہر ہو گیا ہے۔ مگر میں اس نتیجہ کا اعلان کرنا اس وقت مناسب نہیں سمجھتا۔

آنریری مبلغین

اس کے علاوہ بیرونجات میں سکرٹریان تبلیغ بھی کام کر رہے ہیں۔ کہنے کو تو انکی خاصی تعداد ہے۔ مگر حقیقت میں کل ۲۴ سکرٹری صاحبان ہیں جو باقاعدہ دلچسپی سے کچھ نہ کچھ کام سال بھر کرتے رہے ہیں اور ان سے رپورٹیں بھی باقاعدہ آتی رہی ہیں۔ ان آنریری کارکنان تبلیغ میں سے خاص طور پر قابل ذکر اور قابل شکریہ جناب عبدالمجید صاحب سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی ہیں اور ان سے دوسرے نمبر پر سکرٹری صاحبان تبلیغ انجمن احمدیہ سامانہ سہارنپور شملہ کیمل پور منصوری۔ ہوشیارپور۔ کراچی۔ بمبئی گوکھووال ضلع لائل پور۔ گجرات سیکھواں ضلع گورداسپور جگراؤں سیالکوٹ۔ گوٹریالہ ضلع گجرات اجمیر ضلع ہوشیارپور راولپنڈی۔ بھیرو چیچی ضلع گورداسپور۔ بھونگا ضلع ہوشیارپور ہیں۔ چوہدری محمد الدین صاحب سکنہ شکار بھی قابل شکریہ ہیں کہ انہوں نے امسال تھوڑے عرصہ میں ۱۲ دیہات میں تبلیغ کر کے سلسلہ کی خدمت کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ فیروزپور کی انجمن نے اس سال وہ جوش تبلیغ نہیں دکھایا۔ جو گذشتہ سال تھا۔ اور رپورٹوں کو باقاعدہ بھیجنے میں ایک حد تک سست رہی ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ جس قدر تبلیغ میں دلچسپی لینے والے احباب ہیں۔ وہ بالعموم پنجاب کے اندر ہی ہیں پنجاب سے باہر تبلیغی حرکت و حمیت مدھم رہی ہے۔

میں نہایت افسوس سے اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل جماعتوں نے اس سال رپورٹ تبلیغ بھیجنے میں سستی کی ہے۔ گویا وہ بالکل خاموش رہی ہیں۔

تونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ۔ رشتہ پور ضلع ہوشیارپور کوہاٹ۔ شاہ آباد ہردوئی۔ پھالیہ ضلع گجرات۔ بے مانی ضلع گورداسپور۔ صریحہ ضلع نکودر۔ چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی نوشہرہ۔ تھوہر سرحادی۔ لودھیانہ۔ پانی پت۔ اناوہ۔ بنگہ۔ جام نگر راجن پور۔ تھہال ضلع گجرات۔ امرتسر۔ لاہور۔ بنگہ ضلع جالندھر جاعتہا ئے کشمیر۔ بھینی شترقپور۔ شاہ پور۔ ڈیرہ غازیخاں۔ ملتان۔ پسرور۔ گھٹوکے۔ کلیان پور۔ ڈہری والا دارا غیاں۔ بھرتپور۔ محمود پور۔ حیدرآباد دکن۔ بھاگلپور میرٹھ۔ ظفروال۔ زیرہ۔ قصور۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ سارچور ضلع گورداسپور۔ ٹریٹی ضلع امرتسر۔ ملتان۔

اس سال علاقہ ہوشیارپور میں بھی اچھوت اقوام میں تبلیغ کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ اور شیخ محمد بخش صاحب نے اپنے طور پر چکر لگا کر بہت عمدگی سے تبلیغ کی۔ مگر چونکہ اکیلے تھے اسلئے زیادہ وقت نہیں دے سکے مگر انکی خدمات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مشنہائے بیرونی ممالک

بیرونی ممالک میں سات مشن قائم ہو چکے ہیں۔ امریکہ مشن کے ذریعہ سے ۲۳ لیکچر سال گذشتہ میں ہوئے ۴۴ مباحثات اور یکم جنوری سے ۲۰ر نومبر تک ۲۴۴ نومسلم ہوئے کل خرچ تقریباً چھ ہزار روپیہ ہوا۔

لیگوس مشن کے ذریعہ سے ۱۷ لیکچر ۲۲ مباحثات ہوئے اور ۷۰۹ آدمیوں نے بیعت کی۔ کل خرچ ۸۰۰ روپیہ ہوا لنڈن مشن کے ذریعہ سے ۷۰ لیکچر ۲ مباحثات ہوئے اور ۲۳ آدمیوں نے بیعت کی۔

قاہرہ مشن کے ذریعہ سے ۳ لیکچر ۷ مباحثات اور ۲۲ آدمی سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ مصر میں تبلیغ دو تین سال سے شروع ہوئی ہے۔ جبکہ بابو عبدالکریم صاحب وہاں گئے۔ مگر باقاعدہ مشن اس سال عزیزم شیخ محمود احمد صاحب پسر شیخ یعقوب علی صاحب کے ذریعہ سے قائم ہوا ہے۔ اور انہوں نے بہت تندہی سے کام کرنا شروع کیا ہے۔ چار ماہ سے ایک اخبار بھی جاری کر دیا تھا۔ مگر حکومت نے اس اخبار کو بعض سیاسی مصلحتوں کی بنا پر بند کر دیا ہے۔

انجمن بغداد بھی بہت محنت اور جانفشانی سے کام کر رہی ہے۔ اپنے اخراجات کو بھی انہوں نے خود ہی برداشت کیا تھا۔ مگر بعض ہندوستانی متعصب لوگوں کی انگیخت سے حکومت نے ممانعت کر دی ہوئی ہے۔ کہ احمدی وہاں تبلیغ نہ کریں۔ ناظر صاحب امور عامہ کو اس طرف متوجہ کرایا گیا ہے اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ اور اس قسم کی روکوں کو ہٹا دے احباب خصوصیت سے دعا کریں۔

ماریشس مشن میں بھی بہت عمدہ کام ہو رہا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جناب مولوی عبیداللہ صاحب مرحوم کی علالت کی وجہ سے دفتر ہذا میں سال گذشتہ میں صرف دو تین رپورٹیں پہونچی ہیں۔

اس کے علاوہ نیروبی (افریقہ) میں ہمارے احباب بڑی سرگرمی سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ ایک اخبار انہوں نے بنام البلاغ جاری کیا ہے جو مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

آسٹریلیا میں جناب حسن موسیٰ خاں صاحب شکریہ کے قابل ہیں۔ ان کی ہفتہ وار رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ باوجودیکہ وہ اکیلے ہیں۔ مگر تبلیغ اور اشاعت اسلام کے لئے وہ سخت بیقرار ہیں۔

تالیف

تالیف کے ماتحت اس صیغہ میں ایک عربی کتاب جو ۱۵۰ صفحہ کی ہے تصنیف کی گئی ہے۔ اسمیں حیات و وفات مسیح کے اعتقاد کے متعلق تاریخی پہلو سے بحث کی گئی ہے اور نیز کشتی نوح کا بھی عربی میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ جو ابھی

ترجمہ ہوا۔ ایسا ہی فلسفہ اصول اسلامی کا ترجمہ جرمن زبان میں ہو گیا ہے۔ اور وہ کتاب اب چھپ رہی ہے۔ اسی کتاب کا عربی ترجمہ بھی مصر میں چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ ایسا ہی مندرجہ ذیل کتابوں کو بک ڈپو تالیف و اشاعت کے ماتحت شائع کیا گیا ہے۔ برکات الدعا۔ تقریریں سالانہ جلسہ تحفۂ گولڑویہ۔ ضرورۃ الامام۔ لیکچر سیالکوٹ۔ دافع البلاء۔ رازِ حقیقت۔ حقیقۃ الوحی۔ تحفۂ حق۔ سرمہ چشم آریہ۔ ایام الصلح اردو۔ تذکرۃ الشہادتین۔ شہادۃ القرآن۔ چار سوالوں کے جواب۔ ہماری نماز۔ اسباق القرآن حصہ اول و دوم۔ منہاج احمدیہ۔ نجات۔ ان کے علاوہ چھ اور کتابیں زیر طبع ہیں۔ یعنی آئینہ کمالات اسلام۔ تحفۂ کابل اردو و فارسی۔ حقیقۃ النبوت۔ ہفوات المسلمین کا جواب۔ فلسفۂ اصول اسلامی اردو۔

الفضل کا کام

ان کتابوں کے ذریعہ سے اشاعت کے علاوہ جو کام اخبار الفضل اور ریویو نظارت ہذا کے ماتحت کر رہا ہے۔ وہ احباب سے مخفی نہیں۔ اس سال خاصکر الفضل نے جو تحریکات اٹھائی ہیں۔ اور جس قسم کے مضامین حالات کو مد نظر رکھکر شائع کئے ان کا اثر اپنوں اور غیروں پر بہت اچھا ہوا ہے۔ علاقہ ارتداد میں احمدی مجاہدین کے مسئلہ بالکل ہی نو ارد ہی ہے۔ جس طرح میدان جنگ میں مورچے پشت و پناہ بن کر دیا کرتے ہیں۔ نہ صرف تبلیغ میں ہی الفضل نے مدد دی ہے۔ بلکہ تعلیم و تربیت کے کام میں بھی بہت کچھ معاون بنا رہا ہے۔ الفضل کی اہمیت کو محسوس کرکے مجلس شوریٰ کے مشورے اور خلیفۃ المسیح کی پسندیدگی کے ساتھ الفضل کی تقطیع بڑی کر دی گئی ہے۔ یعنی ۲۰×۲۶ اس سے لازمی طور پر اخراجات بڑھ جائیں گے۔ اور اگر اس کے بالمقابل اس کی خریداری میں اضافہ نہ ہوا تو یہ مالی طور سے نقصان ثابت ہوگا۔ احباب کا فرض ہے کہ اس اخبار کو اس کی پوری عظمت پر پہونچانے کے لئے اپنے طور پر کوشش کریں۔

نوٹ:۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت کے متعلق مزید معلومات ناظم صاحب بک ڈپو سے مل سکتی ہیں۔

دیگر اخبارات

الفضل اور ریویو کے علاوہ الحکم۔ نور اور فاروق بھی سلسلہ کے اخبار ہیں فاروق تو اس سال اس وجہ سے بند ہو گیا ہے۔ کہ اس کے ایڈیٹر جناب میر قاسم علی صاحب سے زیر ہدایت نظارت ہذا اپنے اوقات کو آنریری طور پر وقف کر دیا تھا۔ اور انہیں بار بار باہر تبلیغ پر بھیجا جاتا رہا۔ اس لئے وہ اخبار کو جاری نہ رکھ سکے۔ میر صاحب کی یہ قربانی اس قسم کی ہے۔ کہ وہ احباب کے دلوں میں ضرور یہ غیرت پیدا کریگی۔ کہ یہ اخبار بند نہ ہونے پائے۔ اور اسے قائم رکھنے کے لئے پوری مدد کرنی چاہیئے:

الحکم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک کا خادم رہا ہے۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے جناب شیخ یعقوب علی صاحب سے بیعت لی تھی۔ کہ اسے بند نہیں کرنا۔ مگر ان کے اخبار کی حالت اچھی نہیں۔ ایسا ہی اخبار نور عام مسلمانوں میں اپنے ڈھب کا ایک ہی اخبار ہے۔ اور غیر مذاہب میں تبلیغ کا عمدہ کام کر رہا ہے۔ مگر اس کی حالت بھی اچھی نہیں ہے۔ اگر احباب خصوصاً سکرٹری صاحبان ان تینوں اخبارات کی اشاعت کی طرف توجہ کریں تو وہ خدمت دین کو انجام دینگے۔

زین العابدین ولی اللہ
ناظر تالیف و اشاعت قادیان

تارپیڈو

مکرمی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق نے ہندوؤں کے مسئلہ چھوت چھات سے مسلمانوں کو خطرناک نقصانات اور اسکے علاج پر مبسوط محققانہ بحث کی ہے۔ اگر مسلمانوں کو خدا عقل دے اور میر صاحب کی نصائح مندرجہ رسالہ پر عمل پیرا ہوں تو نہ صرف بہت سی ذلتوں سے بچ جائیں۔ بلکہ کروڑوں روپیہ بچا کر قومی نیک ضرورتوں پر لگا سکتے ہیں۔ میر صاحب کی کتاب فی الحقیقت دشمن کے اس جہاز کیواسطے تباہ کن تارپیڈو ہے۔ جو مسلمانوں کو اخلاقی اور مالی نقصان پہنچا کر تباہ کرنے کیواسطے ہندوؤں نے تیار کیا ہوا ہے۔ ہر ایک ہندی مسلمان جو اس زمانہ میں قومی ایثار آئندہ ...

ناطہ کی ضرورت

ہمیں دو لڑکوں کے لئے جو بر عمر روزگار ہیں رشتوں کی ضرورت ہے۔ آمدنی معقول کے علاوہ صاحب جائداد ہیں۔ لڑکیاں تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ہوں۔ مغل۔ شیخ۔ پٹھان قوموں کو ترجیح دی جائے گی۔ زیادہ حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں۔

المشتہران شیخ رحیم بخش الٰہی بخش
بک سیلرز اینڈ پبلشرز احمدی۔ گجرات۔ پنجاب

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِیْ

جوہر شفاء * نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جسکا تجربہ اس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار۔ کھانسی خشک یا تر۔ بلغم میں خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا۔ تپ دق کو جس سے حکیم ڈاکٹر بھی عاجز ہیں مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی مفت۔ فی تولہ ؏ علاوہ محصولڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔ پتہ۔
ایس عزیز الرحمن قادر بخش انجنیر قادیان گورداسپور

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہوا ہے۔ جو امراض شکم خاصکر قبض کیلئے بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض و پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا۔ اس لئے کم از کم اس کی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمائیں انشاء اللہ شکایت دور ہو جائیگی۔ قیمت فی صد ۸؍ محصول ۸؍ (عزیز ہوٹل قادیان)

نیورا ستھین

سو دواؤں کی ایک دوا

ہندوستان میں اسکی فوری مقبولیت

تار کے ذریعہ سے چھ درجن بوتل طلب کیگئی ہیں

آپ نیورالیستھین موتیوں کی نسبت یورپ کے مشہور ڈاکٹروں کی رائے اس اخبار کے کالموں میں پڑھ چکے ہیں ہم ذیل میں چند ثبوت ہندوستان میں اس کی مقبولیت کے متعلق دیتے ہیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

مکرمی منیجر صاحب

دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپ کی حال کی نئی ایجاد شدہ دوائی نیورالیستھین استعمال کی جس سے میری اعصابی کمزوری کو بہت فائدہ ہوا۔ انفلوئنزا کے بخار کے بعد میرے جسم میں بعض اوقات تشنج کی سی حالت پیدا ہو جاتی تھی۔ جو اب بفضلہ تعالیٰ بالکل ہٹ گئی ہے۔ نیز انفلوئنزا کے بعد میرا ہاضمہ کا نظام خراب ہو گیا تھا۔ اور فکر کرتے وقت ایک قسم کی جھجک معلوم ہوتی تھی وہ اس کے استعمال کے بعد سے بالکل دور ہو گئی۔ اس کے علاوہ میں نے اپنے قوت حافظہ کیلئے بھی بہت مفید پایا ہے۔ تین عدد بوتلیں اور ارسال فرمائیں۔

ایک انگریزی فرم۔ آر جے سٹیونز شہر منڈالے صوبہ برما سے بذریعہ تار اطلاع دیتی ہے کہ "مہربانی کر کے چھ درجن بوتلیں نیورالیستھین موتیوں کی بذریعہ پارسل ڈاک جلد ارسال فرمائیں۔" یہ فرم ایک ہفتہ ہوا دو درجن بوتلیں لے چکی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے ثبوت نیورالیستھین موتیوں کی قبولیت کے مل رہے ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہیں گے۔

نیورالیستھین کن بیماریوں میں مفید ہے؟

تمام قسم کی اعصابی کمزوریوں میں خون کی کمی دماغ کی کمزوری حافظہ کا ضعف مخصوص طاقتوں کا نقص پیدا ہونے پر بھی کمردرد۔ بیخوابی۔ مایوسی۔ غمگینی۔ سستی کام کرنے سے تھکان ہو جانا۔ کم کو جی چاہنا۔ ... کے دودھ کی خرابی بچے جو کمزور اور بیمار رہتے ہوں۔ ذیابیطس۔ سل کے ابتدائی درجہ جسم کی لاغری۔ قوت ہضم کی کمی دل کی دھڑکن۔ اختناق الرحم جن لوگوں کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے ان کو یہ دوا ضرور استعمال کرنی چاہئے دودھ پلانیوالی ماں اگر اس کو استعمال کرے تو بچہ ذکی اور عقلمند ہوگا۔ کمزور بچوں کی ہڈیوں کی مضبوطی اور عقل کی تیزی کے لئے ضرور استعمال کرانی چاہئے۔ ہر قسم کے اعصابی بیمار قبل از وقت بڑھاپے کے آثار محسوس کرنیوالے لوگوں کیلئے یہ دوا نہایت مفید ہے طبیعت میں بشاشت پیدا کرتی ہے۔ دائمی نزلہ کو مفید ہے۔

قیمت صرف ایک بوتل للعہ تین بوتل ہے ایک درجن ...

ملنے کا پتہ:۔ دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

کتاب نہج المصلی

یعنے

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول

ضخامت ۵۴۶ قیمت معہ محصول ڈاک للعہ

نہج المصلی اس کتاب کا یہ الہامی نام ہے۔ دیکھو اخبار بدر ۱۳ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کشفی وحی کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ نظارہ دکھایا فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک کتاب ہے گویا وہ میری کتاب ہے اس کا نام نہج المصلی ہے۔ پس اس کتاب کے معتبر ہونے میں یہ کہنا کافی ہے کہ آج سے ۱۷ سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اس کا نام خود مقرر فرمایا اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول وثانی علیہم السلام کے فتوے بترتیب ابواب فقہ درج ہیں۔ فتوی کا حوالہ اور ماخذ درج ہے۔ تھوڑے نسخے شائع ہوئے ہیں۔

کتاب ... جلد ... منگانے ...

ضخامت ۴۹۶ صفحے قیمت معہ محصول ڈاک للعہ

اس کتاب میں ساری اسلامی فقہ کے اسرار ترتیب وار بیان کر کے ہر مسئلہ متعلقہ کے بارہ میں آریہ۔ عیسائیوں۔ دہریوں وغیرہ کے اعتراضات کے جوابات ہند بانہ لکھے گئے۔ اسلام کا ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے جس پر کسی نے اعتراض کیا ہو اور اس کا جواب اس کتاب میں نہ آگیا ہو۔

اردو ترجمہ فتوحات مکیہ ہر سہ باب کامل

ضخامت ۳۵۸ صفحے قیمت معہ محصول ڈاک ۱۴ر

اس کتاب کے مؤلف حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے ساتویں صدی ہجری میں اسلامی فلسفہ وعلم تصوف کو زندہ کیا تھا۔ اس کتاب کا ہر مسئلہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

کتب مذکورہ بالا کے ملنے کیلئے پتہ ذیل پر درخواست کرو۔

مولوی محمد فضل خاں۔ ڈاکخانہ چنگا بنگیال۔ تحصیل گوجر خان۔ ضلع راولپنڈی پنجاب

معجون وفا

حکماء سلف جالینوس جیسے موجد طب اس کی توصیف بدیں الفاظ فرماتے ہیں۔ یہ معجون بدن کے لئے تریاق ہے۔ جو اپنا مثل نہیں رکھتی۔ یہ نایاب جوہر کثیر الفوائد کا مالک ہے۔ مگر تھوڑے لکھے جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ کی محافظ ہے۔ قوت دماغ بڑھاتی اور نسیان کو مٹاتی ہے۔ عقل تیز کرتی ہے۔ جن کو بار بار پیشاب آتا ہو اس کے استعمال سے یہ تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ ضعف گردہ۔ کمزوری معدہ جوڑ۔ ریت گردہ۔ ریت مثانہ۔ بلغمی کھانسی پھوڑے۔ خارش۔ ضعف جگر۔ بینائی۔ ان امراض میں یہ بے مثل ہے۔ شرط ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۱۴ر

ملنے کا پتہ:۔ عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان۔ گورداسپور

مختصر خبریں

مجلس مرکزیہ خلافت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ خلافت کے متعلق مسلمانان ہند کے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے ایک وفد انگورہ روانہ کیا جائے۔ جس کے صدر حکیم اجمل خاں صاحب اور ممبران۔ مسٹر محمد علی ڈاکٹر انصاری۔ مسز نیڈو۔ پنڈت موتی لال یا جواہر لال مولوی ابوالکلام آزاد اور مسٹر معظم علی ہوں گے۔

—— پونا کے ہندوؤں نے قانون انتقال اراضی کے خلاف جلسہ کیا ہے۔

—— کلکتہ کے سوراجیوں اور مسلمانوں نے ملکر بنگال کے لئے جو یہ عہد نامہ تیار کیا تھا۔ کہ مسلمانوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے حقوق ملیں۔ سارے ملک کے ہندو اس کے خلاف شور مچا رہے ہیں۔

—— حکومت برطانیہ اور ریاست نیپال میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے رو سے ریاست مذکور ہندوستان میں سامان جنگ وغیرہ خرید سکیگی۔

—— راجہ پرمانند صاحب وزیر تعلیم صوبجات متحدہ کا انتقال ہوگیا۔

—— کوکناڈا کے اجلاس کانگرس میں کامل آزادی کی قرارداد مسترد ہوگئی۔

—— لنڈن کی ۳۰ دسمبر کی خبر ہے کہ لارڈ ہیڈلے اپنی دوسری بیوی کو جس کا نام مسز بیلشن تھا اور جو ایک مالدار بیوہ تھی طلاق دینے کے واسطے درخواست دینے والے ہیں۔

—— لاہور میں غیر مبایعین کا سالانہ جلسہ ۲۵ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۲۳ء منعقد ہوا۔ حاضری کا اندازہ پیغام صلح کے اس بیان سے کیا جا سکتا ہے کہ جمعہ کے دن مسجد [illegible] آدمیوں سے بھر گیا تھا۔ گذشتہ سال کی آمد ۵۳۰۹۹ ؍ اور خرچ ۴۲۳۴۱۹ ؍ بتایا گیا۔ اپیل پر ... ۸ روپے کے قریب چندہ ہوا۔ جس میں کئی تنخواہ کے چندے شامل ہیں۔ اور ایک ہزار ڈاکٹر محمد حسین صاحب کا بتایا گیا۔

—— پنڈت مدن موہن مالوی نے مسٹر گاندھی کی فوری رہائی کی قرارداد اسمبلی کے اجلاس میں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

—— یروشلم کی خبر ہے کہ مسجد اقصیٰ کے گنبد کے محرابیں بہت کمزور ہو رہی ہیں۔ اور عمارت نہایت خطرہ کی حالت میں ہے۔ اگر جلدی مرمت نہ کی گئی تو اسلامی فن تعمیر کی یہ حیرت انگیز یادگار تباہ ہو جائیگی۔

—— مسٹر سی آر داس مجلس وضع قوانین بنگال کیلئے جنوبی مدنا پور کے عام حلقہ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس حلقہ کا انتخاب دوسری دفعہ عمل میں آنے والا ہے۔ آپ کے مقابلہ میں اس حلقہ کی طرف سے رائے بہادر جی کے داس گپتا بھی امیدواری کے لئے نامزد ہو چکے ہیں۔ مسٹر داس کامیاب ہو گئے ہیں۔

—— کوکناڈا میں جمعیۃ العلماء ہند نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں حکومت انگورا پر زور دیا گیا ہے۔ کہ جمہوریہ ترکی میں "خلیفۃ المسلمین" کی حیثیت کا فیصلہ کرنے کے لئے مسلمان علماء کی ایک کانفرنس کی جائے۔

—— کوکناڈا میں منعقد شدہ جمعیۃ خلافت کمیٹی نے ایک قرارداد پاس کی ہے۔ کہ سوراج کا حصول ہندوستان کے مسلمانوں کا مذہبی فرض ہے۔ اور جزیرۃ العرب کو خلیفۃ المسلمین کے زیر اثر لایا جائے۔ اور کارکنان خلافت کے گذارے کیلئے سرمایہ فراہم کیا جائے۔

—— لنڈن کی ۳ جنوری کی خبر ہے کہ ترکی وفد ہندوستان کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ تاکہ یہاں آکر مہاجرین ترکیہ کے لئے چندہ جمع کرے۔

—— ہندوستان آنے والے ترکی وفد کے متعلق لنڈن سے جواب دیا گیا ہے۔ کہ اس کے متعلق ہندوستان کے وائسرائے کی رائے طلب کی گئی ہے۔ کہ آیا ترکی وفد ہندوستان میں خطرناک تو نہ ہوگا۔ اس کے جواب آنے پر حکومت لنڈن ترکی کو جواب دیگی۔

—— پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا پہلا اجلاس جو ۲ جنوری کو منعقد ہوا۔ اس میں تمام ممبروں نے حلف وفاداری لیا۔ اس کے بعد تقریباً ۲۰ ہندو اور سکھ ممبروں نے گورنر کی تقریر کے وقت اپنے آپ کو کونسل سے غیر حاضر رکھا۔ تاکہ جدید وزراء کے تقرر کے خلاف ناراضگی کا اظہار کریں۔

—— لندن کی ۲ جنوری کی خبر ہے کہ ٹائمز کے وقائع نگار مصر نے فرعون کے مقبرہ کی کھدائی کے متعلق حسب ذیل کیفیت لکھی ہے۔ کہ بیرونی مقبرہ کی سقف علیحدہ کر دینے سے اندر کی جانب اب کتانی چادر نظر آنے لگی ہے۔ جو اندرونی مقبرہ پر بطور غلاف ڈھکی ہوئی ہے۔ اس چادر پر نہایت عمدہ زرکاری کی گئی ہے۔ جس ڈھانچہ پر یہ چادر پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے علیحدہ کر کے نکالنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ ڈھانچہ لکڑی کا بنا ہوا ہے اور کسی قسم کا سیاہ روغن کیا گیا ہے۔ مگر جگہ جگہ سنہری کام سے مرصع ہے۔ ابتداء زمانہ سے یہ سامان چونکہ بہت ہی بوسیدہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کو جگہ جگہ بند لگا دئے گئے ہیں۔ اول اول پہلو کے شہتیر نکالے گئے۔ اس میں بڑا طول عمل تھا۔ اس لئے اس کو پھونک پھونک کر ہاتھ لگانا پڑتا تھا۔ ورنہ ٹوٹ جانے کا اندیشہ تھا۔ الغرض نہایت احتیاط کے ساتھ تمام شہتیر اور کڑیاں اور ڈھانچہ کا ایک حصہ علیحدہ کر کے بحفاظت تمام بغلی کمرہ میں رکھ دیا گیا۔ تابوت خانہ میں سے جو گلدستے برآمد ہوئے ہیں۔ ان کو پروفیسر نیوبری نے معائنہ کیا۔ ان گلدستوں پر زیتون اور بیدسیہ کی شاخیں شناخت کی گئیں۔ موخرالذکر پودا مصر میں نہیں ہوتا۔ حبشہ اور شمالی لینڈ سے لاکر لگایا گیا تھا۔ اور یہ متبرک خیال کیا جاتا تھا اس لئے تجہیز و تکفین میں کام آتا تھا۔

—— صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے وائس چانسلر مقرر ہوئے ہیں۔

—— آکسفورڈ ۲ جنوری کی خبر ہے کہ برٹش براڈکاسٹنگ کمپنی کا بیان ہے۔ کہ لنڈن کی ہوائی خبریں عراق عرب میں سنی گئیں۔ اور لنڈن کے راگ رنگ کی آوازیں جنوبی افریقہ میں سنی گئیں۔ جو اتنی بلند تھیں کہ آلہ شنوائی سے ۱۵-۵ گز کے فاصلہ تک سنائی دیتی تھیں۔

—— اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا سیاسی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ انگورہ سے افغان سفیر کا واپس بلا لینا ایک زبردست راز ہے کیونکہ اس نے ایک دو موقعوں پر سلطان المعظم کو خلیفۃ المسلمین لکھ کر جمہوریہ [illegible] ظاہر کیا تھا۔